2 دسمبر 2015ء

اسٹیٹ بینک کو نیشنل بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز اور انتظامیہ پر اعتماد ہے

بینک دولت پاکستان دیگر امور کے علاوہ مالی نظام کے استحکام کا ذمہ دار ہے۔ بین الاقوامی مالی بحرانوں کے بعد دنیا بھر کے ضابطہ کاروں نے نظام کے حوالے سے اہم بینکوں پر بطور خاص زور دیا ہے کیونکہ ان کا مالی نظام میں کردار ہے۔ پاکستان بھی اس سے مستثنیٰ نہیں اور نیشنل بینک آف پاکستان نظام کے لحاظ سے پاکستان کے اہم بینکوں میں شامل ہے۔ بعض اخبارات میں شائع ہونے والی ایک خبر میں اسٹیٹ بینک کی جانب سے نیشنل بینک آف پاکستان کے نام ایک خط کا حوالہ دیا گیا ہے جس سے اسٹیٹ بینک کی جانب سے نیشنل بینک کی انتظامیہ اور بورڈ آف ڈائریکٹرز پر بظاہر عدم اعتماد مترشح ہوتا ہے۔ یہ بدنیتی پر مبنی ہے اور ملک کے سب سے بڑے اور نظام کے لحاظ سے اہم بینک کی گورننس کے لیے مضر ہے اور اس کے متعلقہ فریقوں کے اعتماد کو مجروح کرسکتا ہے۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے بینکوں سے رابطہ کیا جانا معمول کی کارروائی ہے جو اسٹیٹ بینک مختلف موزوں اقدامات پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کے لیے کرتا ہے۔

کارپوریٹ گورننس کے اقدامات بطور نگراں اسٹیٹ بینک کے کردار کا حصہ ہیں اور اس سے کسی بینک، خاص طور پر نیشنل بینک آف پاکستان کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی حیثیت کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ اسٹیٹ بینک کو نیشنل بینک آف پاکستان کے موجودہ بورڈ آف ڈائریکٹرز اور اس کی انتظامیہ پر اعتماد ہے کیونکہ ایک بڑے سرکاری کمرشل بینک کو درپیش چیلنجوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس نے بہتری دکھانا شروع کردی ہے۔ مزید یہ کہ نیشنل بینک کو بینکنگ نیشنلائزیشن ایکٹ (بی این اے) کے تقاضوں پر عملدرآمد کرنا ہوتا ہے جبکہ دیگر نجی/ نجکاری شدہ بینکوں کو بی این اے پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اسٹیٹ بینک کی جانب سے تمام بینکوں کی انتظامیہ اور بورڈ آف ڈائریکٹرز کا 'فٹ اینڈ پراپر ٹیسٹ' (FPT) ایک معمول کا عمل ہے، اور اہم انتظامی عہدیداروں کے تمام معاملات میں ایف پی ٹی دستاویزات اسٹیٹ بینک کو بھجوائی جاتی ہیں۔ چونکہ نیشنل بینک آف پاکستان کے تمام موجودہ بورڈ ارکان اور صدر کا تقرر اسٹیٹ بینک کی اجازت کے بعد ضروری تقاضے پورے کرکے کیا گیا ہے، اس لیے نیشنل بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز اور انتظامیہ پر اعتماد کے حوالے سے کوئی سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔

***